For more study notes, past papers, guess papers & many more Visit Now WWW.SEDiNFO.NET

6- پنچایت

منشی پریم چند (۱۸۸۰ء۔ ۱۹۳۶ء)

مقاصد تدریس

۱۔ طلبہ کو پنچایت کے مفہوم اور اہمیت سے آگاہ کرنا۔ ۲۔ طلبہ کو عدل و انصاف اور حق وصداقت کی فضیلت سے روشناس کرانا۔
۳۔ دیہاتی زندگی کے مختلف پہلوؤں سے طلبہ کو متعارف کرانا۔ ۴۔ یہ بتانا کہ صنف افسانہ کس طرح زندگی کی حقیقتوں سے وابستہ ہے۔

مصنف کا مختصر تعارف

پریم چند کا اصل نام دھنپت رائے تھا۔ آپ ہندوستان کے ضلع بنارس کے ایک گاؤں ملمی میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد منشی عجائب لال محکمہ ڈاک خانہ میں ملازم تھے۔ پریم چند نے میٹرک کا امتحان پاس کرنے کے بعد ۱۹۰۰ء میں ایک مڈل سکول میں ملازمت اختیار کر لی مگر ساتھ ساتھ تعلیم کا سلسلہ بھی جاری رکھا۔ ۱۹۱۹ء میں الٰہ آباد یونیورسٹی سے بی۔اے کا امتحان پاس کیا۔ ۱۹۲۱ء میں ملازمت سے مستعفی ہو کر آپ نے اپنے آپ کو مکمل طور پر علمی و ادبی سرگرمیوں میں مصروف کر لیا۔ ۱۹۳۶ء میں انجمن ترقی پسند مصنفین کے پہلے اجلاس کی صدارت بھی کی اور اسی سال بنارس میں وفات پائی۔

پریم چند کی نثری تحریوں میں دیہاتوں میں بسنے والے مزدوروں اور کسانوں کی معاشرتی و سماجی زندگی کی عکاسی کی گئی ہے۔ ان کے افسانوں کا مرکزی خیال نیکی کی فتح اور برائی کی شکست ہے۔

تصانیف

پریم چند کا شمار اردو کے اولین افسانہ نگاروں میں ہوتا ہے۔ ان کے افسانوں کے مجموعوں میں "سوزِ وطن، پریم پچیسی، پریم چالیسی، زادِراہ اور واردات" زیادہ اہم ہیں۔ افسانوں کے علاوہ انہوں نے ناول بھی تحریر کیے۔ جن میں میدانِ عمل، بازارِ حسن اور گئو دان نے بہت زیادہ شہرت حاصل کی۔

مشکل الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
یارانہ	دوستی	روبرو	سامنے	تحصیل علم	علم حاصل کرنا
ساجھے میں	اشتراک میں، مل کر	وضع	شکل، حلیہ	تقدیر	قسمت
کامل	مکمل	فیض	فائدہ، سخاوت، نیکی	تازیانہ	چابک، کوڑا
اعتماد	یقین، بھروسا	چٹ پٹے	مزے دار، مصالحے دار	نباہ	گزارہ
پرسش	پوچھنا	اہلیہ	بیوی	بگڑ کر	ناراضی سے
وبال	مصیبت	رسوخ	اثر	انتقام	بدلہ
صدا	آواز	منطق	بامقصد سوچ	نان نمک	مراد کھانا پینا
بیوہ	وہ عورت جس کا خاوند فوت ہو چکا ہو	صلح پسند	صلح پسند کرنے والا	سراسر	بالکل، مکمل طور پر
وعدہ	عہد، اقرار	مداخلت کرنا	دخل دینا	ماہوار گزارہ	مہینے بھر کا گزارہ
خوب	اچھی طرح	رو دھو کر	مشکل سے	منسوخ	رد کرنا
فاتحانہ انداز	فتح والا انداز	تصفیہ	فیصلہ	سناٹا	خاموشی

For more study notes, past papers, guess papers & many more Visit Now WWW.SEDiNFO.NET

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
شریک ہونا	شامل ہونا	گالی بکنا	گالی دینا۔ اصل نام کی جگہ بگاڑ کر پکارنا	کانوں کان خبر نہ ہونا	بالکل خبر نہ ہونا، پتا نہ چلنا
آموختہ	سبق	جتا دینا	جتا دینا	بسر و چشم	سر آنکھوں پر، مراد خوشی سے کام کرنا
مایوسی	ناامیدی، ناکامی	عمر دراز	لمبی عمر	دل کھٹا ہو جانا	ناپسند ہونا۔ اچھا نہ لگنا
بھلامانس	شریف	چھیڑنا	تنگ کرنا	بھلے مانسوں کا دستور	شریف لوگوں کا طریقہ
ٹوکنا	روکنا	اصرار	ضد	زمین میں گڑ جانا	نہایت شرمندہ ہونا
پسند کرنا	انتخاب کرنا، خواہش کرنا	منڈے ہوئے	بال صاف کیے ہوئے، استرا پھروائے ہوئے	پھڈی جوتی	نیچی ایڑھی والا جوتا
نصیحت	اچھی صلاح، نیک مشورہ	کم بخت	بُری قسمت والا	شطرنج	ایک مشہور کھیل کا نام
حافظہ	قوت یادداشت	مہرہ	شطرنج کی گوٹ		
تلافی	نقصان کے عوض کچھ دینا	دالان	بڑا اور لمبا کمرا		
خواب آور	نیند لانے والا				
گنجفہ	ایک کھیل کا نام				

سبق کا خلاصہ سبق ''نصوح اور سلیم کی گفتگو'' ڈپٹی نذیر احمد دہلوی کے ایک ناول ''توبۃ النصوح'' کا ایک حصہ ہے۔ اس سبق میں اسلامی آداب معاشرت کو احسن انداز سے بیان کیا گیا ہے۔ مزید یہ کہ ایک اچھے طالب علم کی عادات سے روشناس کرایا گیا ہے اور یہ بتایا گیا ہے کہ ایک اچھا طالب علم کس طرح بنا جا سکتا ہے۔

دلی میں ہیضے کی وبا پھیلی تو نصوح بھی ہیضے کی بیماری میں مبتلا ہو گیا اور سمجھا کہ موت قریب ہے۔ مایوسی کے عالم میں عاقبت کی فکر ہوئی۔ ڈاکٹر نے خواب آور دوا دی تو سو گیا۔ خواب میں مرنے کے بعد دل دہلا دینے والے مناظر دیکھے۔ ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھا۔ خواب سے بیدار ہوا تو نصوح کو اپنی اور اپنے خاندان کی بے مقصد زندگی پر افسوس ہوا۔ اُس نے خاندان کی اصلاح کا عزم کیا۔ اس سلسلے میں بیوی فہمیدہ کو اپنا مددگار بنایا۔ اسی سلسلے میں ایک روز اپنے بیٹے سلیم کو مکان کے اوپر والے حصے سے صبح کے وقت بیدارا کے ذریعے بلایا۔ میاں بیوی کے درمیان خاندان کی اصلاح کا قول قرار ہوا۔ اگلے دن چھوٹا بیٹا سو کر نہیں اٹھا تھا۔ بیدارا نے آ کر جگایا اور پیغام دیا کہ اُسے میاں بلاتے ہیں۔ سلیم اُس وقت قریباً دس برس کا تھا۔ وہ ڈرتا ڈرتا باپ کے پاس اوپر پہنچا۔ باپ کو سلام کیا اور ادب سے ایک طرف کھڑا ہو گیا۔ باپ نے پیار کیا اور اپنے پاس بٹھا کر مدرسہ نہ جانے کی وجہ پوچھی۔ سلیم نے جواب دیا کہ ابھی گھنٹے بھر کی دیر ہے۔ باپ نے پوچھا کہ وہ اپنے بھائی جان کے ساتھ مدرسہ جاتا ہے یا اس سے الگ۔ سلیم نے بتایا کہ چھوٹے بھائی جان صبح سویرے ہم جماعت کے گھر امتحان کی تیاری کے لیے چلے جاتے ہیں۔ اگر وہاں دیر ہو جائے تو گھر آنے کی بجائے وہیں سے چلے جاتے ہیں۔

باپ نے سلیم سے دریافت کیا کہ وہ اپنے گھر کی بجائے دوسروں کے ہاں کیوں جاتا ہے؟ بیٹے نے بتایا کہ گھر میں بڑے بھائی جان کے پاس ہر وقت گنجفہ اور شطرنج ہونے کی وجہ سے اطمینان سے پڑھنا ناممکن ہے۔ باپ نے پوچھا کہ کیا اُسے شطرنج کھیلنا آتی ہے؟ بیٹے نے جواب دیا کہ میں مہرے پہچانتا ہوں، چال بھی جانتا ہوں مگر کبھی کھیلنے کا اتفاق نہیں ہوا۔ مجھے تمام کھیلوں سے دلی نفرت ہو گئی ہے۔ اُس کی وجہ بتاتے ہوئے بیٹے نے کہا کہ آپ نے اکثر چار لڑکوں کو کتابیں بغل میں دابے گلی میں آتے جاتے دیکھا ہوگا۔ اُن کی عادات عجیب سی ہیں۔ وہ راستے میں گردن نیچی کر کے چلتے ہیں۔ اپنے سے بڑے کو جان پہچان کے بغیر بھی سلام کرتے ہیں۔ کئی برس سے اس محلے میں رہتے ہیں مگر اُن کے بارے میں کسی کو علم نہیں۔ محلے کے بگڑے ہوئے بدتمیز لڑکوں سے اُن کا کچھ تعلق نہیں ہے۔ وہ آپس میں چاروں بھائی ہیں۔ لڑائی جھگڑا کرنا، گالیاں دینا، جھوٹ بولنا، کسی سے بدتمیزی کرنا یا آوازیں کسنا جیسی بُری عادات ان میں نہیں ہیں۔ مدرسے میں بھی ان کا

For more study notes, past papers, guess papers & many more Visit Now WWW.SEDiNFO.NET

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
اونچی مسند	اونچی گدی، اونچی جگہ، مراد اونچا مرتبہ	تسکین	سکون	غداری	بے وفائی، ملک دشمنی
اندیشہ	فکر، پریشانی	تاوان	جرمانہ	قرب و جوار سے	اردگرد کے علاقوں سے
حقیر	کمتر، کم حیثیت کا	فریاد	التجا	دغابازی	دھوکا دینا
جرأت	ہمت	دانست	واقفیت، علم	بد	بُرا
خوبیِ تقدیر	تقدیر کی اچھائی	گریہ وزاری کرنا	رونا دھونا	رزم گاہ	جنگ کا میدان، لڑائی جھگڑے والی جگہ
مہمان نوازی	مہمانوں کی خدمت کرنا	فرطِ مسرت	خوشی کی لہر، خوشی سے		
مخاطب ہوکر	بات کر کے	ضبط	صبر۔ قابو	شیریں بیانی	خوش بیانی
روٹی کپڑا دینا	ضروریاتِ زندگی پوری کرنا	جھمیلے	جھگڑے	داد دی	تعریف کی
دلیرانہ انداز	بہادری والا انداز	معترضانہ انداز	اعتراض والا انداز	صلاح	مشورہ
عذر	تردد، اعتراض	گاڑھی دوستی	گہری دوستی	کچومر نکل جانا	حال بُرا ہونا
اعتراض	نکتہ چینی، گرفت	بن پڑنا	بس میں ہونا	دوبھر ہونا	مشکل ہونا
تاڑ لیا	جانچ لیا، پرکھ لیا	شان فضیلت	بڑائی کی شان	دونا	دُگنا
بھلا	شریف، اچھا	ان بن	نااتفاقی، لڑائی	کوڑے رسید کرنا	کوڑے مارنا
دانست	سمجھ بوجھ، عقل	آمادہ ہونا	تیار ہونا	دم لینا	آرام کرنا، سانس لینا
سر پیٹنا	پچھتانا	سنگین	سخت، شدید	رت جگا کرنا	رات بھر جاگنا
بہ ہزار خرابی	ہزار خرابیوں کے ساتھ	تحکمانہ	حکم دینے والا	ٹھان لینا	پختہ ارادہ کرنا
الم ناک	دکھی	مباحثہ	بحث ہونا، دلائل بازی	تقاضا	مطالبہ
دام	قیمت	منحوس	نحس، بُرا، بدنصیب	بھل منسی	شرافت
معزز	عزت دار	قدردان	قدر کرنے والا	ہامی بھرنا	ہاں کرنا، مان جانا
فریق	گروہ	فیاضانہ فیصلہ	بہتر فیصلہ، فائدہ مند فیصلہ	ٹولی بندیاں	گروہ بندیاں
ذمہ داری	فرض شناسی			منکسرانہ انداز	عاجزی وانکساری
مطلق	بالکل	جھڑپ	ہلکی سی لڑائی	مایوسانہ انداز	مایوسی والا انداز
کھینچ تان کر	بڑھا چڑھا کے پیش کرنا	خون چوس لینا	سخت محنت کرانا، سخت نقصان پہنچانا	رفتہ رفتہ	آہستہ آہستہ
راستی	سچائی			مٹی میں مل جانا	ختم ہو جانا، عزت نہ رہنا
کواڑ	دروازے	جامے سے باہر ہونا	اپنی اوقات سے بڑھ جانا	مجادلے کی نوبت	لڑائی کی نوبت، بات لڑائی تک پہنچ جانا
دلاسا دینا	حوصلہ دینا	ہاں ہوں کرنا	ٹال مٹول کرنا		
حکمِ خدا	خدا کا حکم	کوئی کسر اٹھا نہ رکھنا	کوئی کمی نہ چھوڑنا	کلیجہ دھک سے رہنا	خوف میں مبتلا ہو جانا
عظیم الشان	اونچی شان والا، اونچے مرتبے والا	زخم پر نمک چھڑکنا	دکھ یا پریشانی کی حالت میں مزید تکلیف پہنچانا	پھولے نہ سمانا	بہت زیادہ خوش ہونا
واجب	ضروری				
دم نہ لینا	سانس نہ لینا				

For more study notes, past papers, guess papers & many more Visit Now WWW.SEDiNFO.NET

For more study notes, past papers, guess papers & many more Visit Now WWW.SEDiNFO.NET

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
زانوئے ادب تہ کرنا	ادب کے ساتھ بیٹھنا	ایمان کی بات کہنا	انصاف کی بات کرنا، عدل پر مبنی فیصلہ کرنا	سرپنچ	پنچایت میں حتمی فیصلہ سنانے والا، منصف
کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہ کرنا	کوئی کسر نہ چھوڑنا	تاحینِ حیات	جب تک زندگی ہے	جو بھر بھی نہ ٹلنا	ذرہ برابر بھی فرق نہ ہونا۔ اپنی بات پر قائم رہنا
قرب و جوار کے مواضعات	قریب کے اردگرد کے علاقے	اڑتی ہوئی نگاہ سے دیکھنا	سرسری نظر سے دیکھنا	کچھ نہ سوجھنا	کچھ بھی سمجھ میں نہ آنا
سبز باغ دکھانا	جھوٹے وعدہ کرنا	باغ باغ ہوجانا	خوش ہوجانا، دلی خوشی کا اظہار کرنا	انصاف کی زمین پر کھڑا ہونا	انصاف کرنا، عدل پر مبنی فیصلہ کرنا
خاطرداریوں پر مہر لگنا	خدمت کرنا ختم کر دینا	ہتھوڑے کی طرح ضرب لگنا	شدید صدمہ پہنچنا، بہت زیادہ تکلیف ہونا	پنچ	پنچایت کرنے والے
ہبہ نامہ	دستاویز	قانونی آدمی	قانون جاننے والا	رجسٹری	محصول دے کر خط وغیرہ درج کرانا

سبق کا خلاصہ جمن شیخ اور الگو چوہدری آپس میں دوست تھے۔ کھیتی باڑی، لین دین مل کر کرتے تھے۔ اعتماد کا یہ عالم تھا کہ اپنی غیر موجودگی میں گھر کی حفاظت کی ذمہ داری بھی ایک دوسرے کو دے جاتے۔ ان کی دوستی کا آغاز اُس وقت ہوا جب دونوں لڑکے جمن کے والد شیخ جمراتی کے پاس پڑھنے آتے تھے۔ الگو نے استاد کی خدمت میں کوئی کسر اُٹھا نہ رکھی مگر تعلیم اُس کی قسمت میں نہ تھی۔ شیخ جمن کی بوڑھی بیوہ خالہ کے پاس کچھ کھیت ملکیت تھے۔ اس غریب خاتون کا کوئی وارث نہ تھا۔ جمن نے جھوٹے وعدے اور تسلیاں دے کر زمین اپنے نام کرالی۔ جب تک اُس کے نام رجسٹری نہ ہوئی تھی میاں بیوی خالہ کی خوب خدمت کرتے مگر جب رجسٹری ہوگئی تو خالہ جان کو پیٹ بھر دو وقت کی روٹی بھی نہ دیتے۔ خالہ نے تقاضا کیا تو جمن نے کوئی اثر قبول نہ کیا۔ جب خالہ جان کی کچھ بن نہ پڑی تو پنچایت کی دھمکی دی۔ جمن یہ بات سُن کر فاتحانہ انداز میں مسکرایا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ کوئی بھی اس کے سامنے کھڑا نہ ہوگا۔ کئی دن تک بوڑھی خالہ نے پنچایت کے لیے آس پاس کے گاؤں کے چکر لگائے۔ کسی نے ٹال دیا تو کسی نے مزید پریشان کیا۔ آخر کار بوڑھی خالہ الگو چودھری کے پاس پہنچی اور پنچایت میں آنے کے لیے کہا۔ الگو نے کہا کہ وہ ضرور آئے گا مگر جمن کے ساتھ اپنے تعلقات کی بنا پر منہ نہ کھولے گا۔ جب پنچایت بیٹھ گئی تو بوڑھی بی نے حاضرین کو مخاطب کر کے کہا کہ آج سے تین سال قبل میں نے اپنی سب جائیداد اپنے بھانجے جمن کے نام کردی تھی۔ اس نے مجھے تمام عمر روٹی کپڑا دینے کا وعدہ کیا تھا۔ سال چھ مہینے رو دھو کے گزارہ کیا مگر اب نہیں سہا جاتا کیونکہ مجھے اس سے پیٹ بھرنے کے لیے روٹیاں تک نہیں ملتیں۔ خالہ کی عرض ختم ہوئی تو جمن نے پنچوں کو مخاطب ہو کر اپنے موقف کی وضاحت کی اور کہا کہ میں خدمت کرتا ہوں مگر عورتوں میں اَن بن رہتی ہے۔ ماہوار روپیا پیسا دینا میرے بس سے باہر ہے۔ الگو کا آئے دن عدالتی کارروائی سے واسطہ رہتا تھا۔ جمن سے جرح کرنے لگا۔ ایک ایک سوال جمن کے لیے تکلیف کا باعث بنتا رہا۔ جرح ختم ہونے کے بعد الگو نے سنگین لہجے میں فیصلہ سنایا کہ جمن خالہ جان کے ماہوار گزارے کا بندوبست کرے ورنہ اُس کا ہبہ نامہ منسوخ ہوجائے گا۔ جمن اس فیصلے پر سناٹے میں آ گیا اور لوگوں سے الگو کے خلاف باتیں کرنے لگا۔ الگو کے اس فیصلے سے جمن اور الگو کی دوستی کی جڑیں ہل گئیں۔ جمن کے دل میں دوست کی غداری اور انتقام کی آگ بھڑکنے لگی۔

پچھلے سال الگو چودھری بیلوں کی ایک خوبصورت جوڑی خرید کر لایا۔ اس پنچایت کے ایک مہینا بعد اس کا ایک بیل مر گیا۔ الگو کو اندیشہ ہوا کہ جمن نے زہر دلوایا ہے جبکہ چودھرائن کا خیال تھا کہ اس پر کچھ کرایا گیا ہے۔ ایک دن چودھرائن اور فہمین (جمن کی بیوی) میں زور و شور سے لڑائی ہوئی۔ آخر کار جمن نے لڑائی ختم کرائی اور بیوی کو لے گیا ادھر الگو نے چودھرائن کی خوب پٹائی کی۔ الگو چوہدری نے دوسرا

For more study notes, past papers, guess papers & many more Visit Now WWW.SEDiNFO.NET

For more study notes, past papers, guess papers & many more Visit Now WWW.SEDiNFO.NET

بیل سمجھو سیٹھ کو بیچ دیا۔ دام کے لیے ایک مہینے کا وعدہ ہوا۔ سمجھو اس نئے بیل پر شہر کے تین تین چار چار چکر روزانہ لگانے لگا۔ نہ مناسب چارے کا انتظام کرتا اور نہ پانی کا۔ غریب جانور کی مہینے بھر میں ہڈیاں نکل آئیں۔ ایک دن چوتھے چکر میں سیٹھ جی نے دوگنا بوجھ لادا تو بیل میں قدم اُٹھانے کی طاقت نہ رہی اور ایسا گرا کہ پھر نہ اٹھا۔

اس واقعہ کو کئی مہینے گزر گئے۔ الگو جب اپنے بیل کی قیمت مانگتے تو سیٹھ اور سیٹھانی لڑنے مرنے پر آمادہ ہو جاتے۔ آخر کار گاؤں کے معزز لوگوں نے پنچایت کرنے کا فیصلہ کیا۔ تیسرے دن اُسی سایہ دار درخت کے نیچے پنچایت بیٹھی۔ پنچایت میں شیخ جمن کو سرپنچ منتخب کیا گیا۔ پنچایت شروع ہوئی۔ فریقین نے حالات بیان کیے، شہادتیں گزریں۔ جمن نے غور و فکر کے بعد فیصلہ سنایا اور سمجھو کو بیل کی پوری قیمت دینا واجب ٹھہرا ہے کیونکہ جس وقت بیل ان کے گھر آیا۔ اس کو کوئی بیماری نہ تھی اگر قیمت اُسی وقت دے دی جاتی تو آج الگو مطالبہ نہ کرتا۔ جمن کے اس فیصلے پر الگو چودھری خوشی سے پھولا نہ سمایا۔

ایک گھنٹے کے بعد جمن شیخ الگو کے پاس آئے اور گلے سے لپٹ کر بولے کہ بھیا! جب سے تم نے میری پنچایت کی ہے، میں دل سے تمھارا دشمن تھا مگر آج مجھے معلوم ہوا کہ پنچایت کی مسند پر بیٹھ کر نہ کوئی کسی کا دوست ہوتا ہے اور نہ دشمن۔ انصاف کے سوا اُسے کچھ نہیں سوجھتا۔ الگو چودھری رونے لگے، دل صاف ہو گئے، دوستی کا مرجھایا ہوا درخت پھر سے ہرا بھرا ہو گیا اور اب یہ درخت انصاف کی زمین پر قائم تھا۔

امتحانی نقطہ نظر سے

نوٹ: طلبا و طالبات درج ذیل مثال سیاق و سباق سبق کے تمام پیراگراف کی تشریح سے پہلے لکھیں۔

سیاق و سباق: جمن شیخ اور الگو چوہدری آپس میں دوست تھے اور دونوں ایک دوسرے پر بہت اعتماد کرتے تھے۔ ان کی دوستی تب ختم ہوئی جب جمن اور اس کی بیوہ خالہ کے درمیان ہونے والے جھگڑے کا فیصلہ الگو نے پنچایت میں جمن کے خلاف سنایا کیونکہ وہ ثالث مقرر ہوا تھا۔ جمن الگو کا دشمن بن گیا اور بدلہ لینے کی ٹھان لی اور جلد ہی اسے موقع بھی مل گیا جب الگو اور سمجھو سیٹھ کے درمیان بیل کے معاملے میں جھگڑا ہو گیا۔ پنچایت میں سمجھو سیٹھ نے جمن کو ثالث مقرر کیا۔ جب فیصلے کی باری آئی تو جمن نے الگو کے حق میں فیصلہ سنایا اور تب اسے احساس ہوا کہ پنچایت کی کرسی پر بیٹھ کر ناانصافی نہیں کی جا سکتی۔ تب دونوں کے دل صاف ہو گئے اور وہ پہلے کی طرح اچھے اور گہرے دوست بن گئے۔

پیراگراف نمبر 1: اس پنچایت کے ایک مہینا بعد ایک بیل مر گیا۔ جمن نے اپنے دوستوں سے کہا "یہ دغا بازی کی سزا ہے۔ انسان صبر کر جائے، مگر خدا نیک و بد دیکھتا ہے۔ الگو کو اندیشہ ہوا کہ جمن نے اسے زہر دلوایا ہے۔ اس کے برعکس چودھرائن کا خیال تھا کہ اس پر کچھ کرایا گیا ہے۔ چودھرائن اور فہمین میں ایک دن زور و شور سے ٹھنی؛ دونوں خواتین نے روانی بیان کی ندی بہا دی، تشبیہات اور استعاروں میں باتیں ہوئیں۔

حوالہ متن: (i) سبق کا نام............پنچایت (ii) مصنف کا نام...... منشی پریم چند

خط کشیدہ الفاظ کے معانی:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
اندیشہ	شک، شبہ	برعکس	اُلٹ
استعاروں	استعارہ کی جمع، کسی لفظ کو اصل معنی کی بجائے مجازی معنی میں استعمال کرنا۔	روانی بیان	کلام کی تیزی، مراد زبان درازی

تشریح: شیخ جمن کی خالہ جان کی پنچایت کے ایک ماہ بعد الگو چودھری کا ایک بیل مر گیا۔ اس پر جمن نے اپنے دوستوں سے کہا کہ الگو چودھری کو یہ قدرت کی طرف سے دوستوں سے غداری کی سزا ملی ہے۔ انسان صبر کر لے تو اور بات ہے بہر حال خدا اچھا اور بُرا سب دیکھتا ہے۔ الگو چودھری کو شبہ ہوا کہ جمن نے اس کے بیل کو زہر دلوایا ہے جبکہ اُس کی بیوی کا خیال تھا کہ بیل پر کوئی جادو وغیرہ کروا کے مار دیا ہے۔ انھی

For more study notes, past papers, guess papers & many more Visit Now WWW.SEDiNFO.NET

For more study notes, past papers, guess papers & many more Visit Now WWW.SEDiNFO.NET

باتوں کو لے کر ایک دن الگو چودھری کی بیوی چودھرائن اور جمن کی بیوی فہمین کے درمیان زور و شور سے لڑائی بھی ہوئی۔ دونوں خواتین نے آپس میں خوب بڑھ چڑھ کر بدکلامیاں اور بدتمیزیاں بھی کیں۔ ایک دوسرے کو اشاروں کنایوں میں بھی اچھی طرح ذلیل کیا۔

پیراگراف نمبر 2: بوڑھی خالہ نے اپنی دانست میں تو گریہ وزاری کرنے میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھی، خوب تقدیر کوئی اس طرف مائل نہ ہوا۔ کسی نے تو یوں ہی ہاں ہوں کر کے ٹال دیا؛ کسی نے زخم پر نمک چھڑک دیا۔ چاروں طرف سے گھوم گھام کر بڑھیا الگو چودھری کے پاس آئی۔ لاٹھی پٹک دی اور دم لے کر کہا: "بیٹا تم بھی گھڑی بھر کو میری پنچایت میں چلے آنا۔"

حوالہ متن: (i) سبق کا نام.............پنچایت (ii) مصنف کا نام...... منشی پریم چند

خط کشیدہ الفاظ کے معانی:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
دانست	سمجھ، عقل	کسر نہ اٹھا رکھی	کوئی کمی نہ چھوڑی	نمک چھڑک دیا	دُکھ یا پریشانی کی حالت میں مزید تکلیف پہنچائی
لاٹھی پٹک دی	لاٹھی رکھ دی				

تشریح: شیخ جمن کی بوڑھی خالہ نے اپنے خلاف ہونے والی ناانصافیوں کا فیصلہ کرانے کے لیے جب پنچایت بٹھانے کا ارادہ کیا تو اس کی اطلاع اور دعوت دینے کے لیے وہ سب کے پاس گئی۔ پنچایت کو کامیاب بنانے کے لیے خالہ نے اپنی عقل اور سمجھ کے مطابق تو فریاد کرنے میں کوئی کوتاہی نہیں کی لیکن خدا کی قدرت کہ کسی نے بھی سنجیدگی سے خالہ جان کی باتوں پر دھیان نہ دیا اور ٹال مٹول سے کام لے کر اُلٹا مزید پریشان کر دیا۔ بوڑھی خالہ ہر طرف سے مایوس ہو کر جمن شیخ کے عزیز ترین دوست الگو چودھری کے پاس بھی آئی۔ تھکاوٹ سے چور خالہ جان نے لاٹھی ایک طرف رکھ دی اور اپنی سانس درست کرنے کے بعد اُسے بھی پنچایت میں آنے کی دعوت دے ڈالی۔

پیراگراف نمبر 3: جمن شیخ اور الگو چوہدری میں بڑا یارانہ تھا۔ ساجھے میں کھیتی ہوتی، لین دین میں بھی کچھ ساجھا تھا۔ ایک کو دوسرے پر کامل اعتماد تھا۔ جمن جب حج کرنے گئے تھے تو اپنا گھر الگو کو سونپ گئے تھے اور الگو جب باہر جاتے تو جمن پر اپنا گھر چھوڑ دیتے۔ اس دوستی کا آغاز اسی زمانہ میں ہوا، جب دونوں لڑکے جمن کے پدر بزرگوار شیخ، جمعراتی کے روبرو زانوائے ادب تہ کرتے تھے۔

حوالہ متن: (i) سبق کا نام.............پنچایت (ii) مصنف کا نام...... منشی پریم چند

خط کشیدہ الفاظ کے معانی:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
ساجھا	مشترکہ	کامل اعتماد	مکمل بھروسہ	سونپ	حوالے	زانوائے ادب	فرمانبرداری کرنا / مؤدب بیٹھنا

تشریح: یہ پیراگراف "پنچایت" سبق میں سے لیا گیا ہے۔ منشی پریم چند لکھتے ہیں کہ جمن شیخ اور الگو میں بہت دوستی تھی۔ دونوں ایک دوسرے پر مکمل اعتبار کرتے تھے۔ شیخ جمن کی بوڑھی بیوہ خالہ تھیں۔ ان کی زمین جمن نے خالہ کو سبز باغ دکھا کر اپنے نام کروالی تھی۔

جمن شیخ اور الگو چودھری میں بہت گہری دوستی تھی۔ ان کی مشترکہ زمین تھی جس پر کھیتی باڑی کرتے تھے لین دین میں بھی سب کچھ مشترکہ تھا۔ دونوں ایک دوسرے پر مکمل بھروسہ کرتے تھے۔ جمن جب حج کرنے گئے تو اپنا تمام گھر اور دیگر معاملات الگو کے حوالے کر گئے۔ اسی طرح جب الگو کہیں جاتے تو اپنا گھر بار جمن کے حوالے کر جاتے۔ ان دونوں کی دوستی کی شروعات جب ہوئی جب یہ دونوں لڑکے جمن کے باپ شیخ جمعراتی کے سامنے مؤدب بیٹھتے تھے اور تعلیم حاصل کرتے تھے۔

For more study notes, past papers, guess papers & many more Visit Now WWW.SEDiNFO.NET

For more study notes, past papers, guess papers & many more Visit Now WWW.SEDiNFO.NET

پیراگراف نمبر 4: شیخ جمن کو بھی اپنی عظیم الشان ذمے داری کا احساس ہوا۔ اس نے سوچا میں اس وقت انصاف کی اور اونچی مسند پر بیٹھا ہوں۔ میری آواز اس وقت حکم خدا ہے اور خدا کے حکم میں میری نیت کو مطلق دخل نہ ہونا چاہیے۔ حق اور راستی سے جو بال بھی مجھے دُنیا اور دین ہی میں سیاہ بنا دے گا۔

حوالہ متن: (i) سبق کا نام .... پنچایت (ii) مصنف کا نام ...... منشی پریم چند

خط کشیدہ الفاظ کے معانی:

معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ
بہت بڑی	عظیم الشان	سچ اور انصاف	حق اور راستی	قطعی	مطلق	کرسی	مسند

تشریح: پنچایت میں انصاف کا معاملہ درپیش ہوا تو شیخ جمن کو اپنی بہت بڑی ذمہ داری کا احساس ہوا۔ اسے محسوس ہوا کہ میں اس وقت انصاف کرنے والا ہوں اور اونچی کرسی پہ براجمان ہوں۔ اس وقت میرا فیصلہ خدا کے فرمان کے مطابق ہونا چاہیے۔ اس فیصلے میں میری ذاتی مرضی، پسند اور ناپسند کا دخل نہیں ہونا چاہیے۔ سچائی اور انصاف سے ذرا سا بھی ہٹنا مجھے دین اور دنیا دونوں میں سزاوار بنا دے گا۔

پیراگراف نمبر 5: جرح ختم ہونے کے بعد الگو نے فیصلہ سنایا، لہجہ نہایت سنگین اور تحکمانہ تھا۔ ''شیخ جمن! پنچوں نے اس معاملے پر اچھی طرح غور کیا۔ زیادتی سراسر تمھاری۔ کھیتوں سے معقول نفع ہوتا ہے۔ تمھیں چاہیے کہ خالہ جان کے ماہوار گزارے کا بندوبست کردو۔ اس کے سوائے اور کوئی صورت نہیں اگر تمھیں یہ منظور نہیں، تو ہبہ نامہ منسوخ ہو جائے گا''۔

حوالہ متن: (i) سبق کا نام .... پنچایت (ii) مصنف کا نام ...... منشی پریم چند

خط کشیدہ الفاظ کے معانی:

معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ
انتظام	بندوبست	قطعی	سراسر	حکم دینے والے	تحکمانہ

تشریح: پنچایت میں جمن شیخ اور اس کی خالہ کا مسئلہ زیر بحث آیا خالہ کے حوالے سے الگو نے انصاف کا فیصلہ کیا۔ اس نے بحث ختم ہونے کے بعد فیصلہ سنایا تو اس کا لہجہ نہایت سنجیدہ، سخت اور حکم دینے والا تھا۔ وہ شیخ جمن کو مخاطب کر کے کہنے لگے کہ پنچوں نے تمہارے معاملے میں کافی سوچ و بچار کی ہے۔ زیادتی قطعی تمہاری ہے۔ کھیتوں سے تمہیں اچھی خاصی آمدنی ہو رہی ہے۔ تمہیں چاہیے کہ خالہ جان کے مہینے کے پیسے باندھ دو۔ تاکہ اُن کی گزر اوقات آسانی سے ہو سکے۔ اس کے علاوہ اس مسئلے کا کوئی حل نہیں ہے۔ اگر تمہیں یہ بات قبول نہیں ہے تو جو زمین خالہ نے تمہارے نام کی ہے وہ منسوخ ہو جائے گی۔ خالہ دوبارہ اپنی زمین کی مالک بن جائیں گی۔

حل مشقی سوالات

ا۔ مختصر جواب دیں۔

(الف) جمن شیخ اور الگو چودھری میں دوستی کا آغاز کب ہوا؟

جواب: جمن شیخ اور الگو چودھری کی دوستی کا آغاز اُس وقت ہوا جب دونوں لڑکے جمن کے پدر بزرگوار شیخ جمعراتی کے پاس پڑھنے کے لیے جاتے تھے۔

(ب) شیخ جمن کی بیوی کا خالہ کی ملکیت کے ہبہ نامے کی رجسٹری کے بعد خالہ سے کیسا سلوک تھا؟

جواب: خالہ کی ملکیت کے ہبہ نامے کی رجسٹری کے بعد شیخ جمن کی بیوی نے نہایت بُرا سلوک کیا۔ جب تک ہبہ نامہ پر رجسٹری نہ ہوئی تھی

For more study notes, past papers, guess papers & many more Visit Now WWW.SEDiNFO.NET

For more study notes, past papers, guess papers & many more Visit Now WWW.SEDiNFO.NET

خالہ جان کی خوب خاطر داریاں ہوتی تھیں۔ پگڑی کی مہر ہوتے ہی خاطر داریوں پر بھی مہر ہو گئی۔ جمن کی اہلیہ بی فہمین نے رفتہ رفتہ سالن کی مقدار روٹیوں سے کم کر دی۔

(ج) الگو چودھری کے پنچ مقرر ہونے پر شیخ جمن کیوں خوش تھا؟

جواب: الگو چودھری کے پنچ مقرر ہونے پر شیخ جمن اس لیے خوش تھا کیونکہ الگو چودھری کے ساتھ اُس کی گہری دوستی تھی۔ اسی دوستی کی بنا پر اُس کو یقین تھا کہ الگو چودھری اُس کے خلاف کبھی بھی فیصلہ نہیں کرے گا۔

(د) الگو چودھری نے کیا فیصلہ سنایا؟

جواب: جرح ختم ہونے کے بعد الگو نے جب فیصلہ سنایا تو اس کا لہجہ نہایت سنگین اور تحکمانہ تھا۔ وہ شیخ جمن اور پنچایت کو مخاطب کرتے ہوئے بولا: "شیخ جمن! پنچوں نے اس معاملے پر اچھی طرح غور کیا۔ زیادتی سراسر تمھاری ہے۔ کھیتوں سے معقول منافع ہوتا ہے۔ تمھیں چاہیے کہ خالہ جان کے ماہوار گزارے کا بندوبست کر دو۔ اس کے سوائے اور کوئی صورت نہیں۔ اگر تمھیں یہ منظور نہیں تو ہبہ نامہ منسوخ ہو جائے گا۔"

(ہ) الگو چودھری کا فیصلہ سن کر شیخ جمن کا ردِ عمل کیا تھا؟

جواب: الگو چودھری کا فیصلہ سن کر شیخ جمن سناٹے میں آ گیا۔ احباب سے کہنے لگا: "بھئی! اس زمانے میں یہی دوستی ہے کہ جو اپنے اوپر بھروسا کرے، اسی کی گردن پر چھری پھیری جائے۔" اس فیصلے نے الگو اور جمن کی دوستی کی جڑیں ہلا دیں اور جمن الگو سے انتقام لینے کا سوچنے لگا۔

(و) الگو چودھری نے سمجھو سیٹھ کو بیل کیوں فروخت کیا؟

جواب: الگو چودھری پچھلے سال میلے سے بیلوں کی ایک اچھی گوئیاں مال لائے تھے۔ جس پنچایت میں الگو نے جمن کی خالہ کے حق میں فیصلہ سنایا تھا اس کے ایک مہینے بعد ایک بیل مر گیا۔ جو ایک بیل تھا اُسے بیچنے کی صلاح ہوئی کیونکہ وہ اکیلا بیل اس کے کسی کام کا نہ تھا اس لیے وہ ایک بیل سمجھو سیٹھ کو فروخت کر دیا گیا۔

(ز) سمجھو سیٹھ نے الگو چودھری سے خریدے ہوئے بیل کے ساتھ کیسا سلوک کیا؟

جواب: سمجھو سیٹھ نے الگو چودھری سے خریدے ہوئے بیل کے ساتھ بہت بُرا سلوک کیا۔ ایک دن میں سامان لاد کر شہر کے تین تین چار چار چکر لگاتا۔ نہ مناسب طریقے سے چارہ دیتا اور نہ بے چارے بیل کو پانی پلاتا۔ بس چکر لگاتا رہا۔ منڈی لے گیا تو وہاں کچھ سوکھا بھس ڈال دیا اور غریب جانور نے ابھی دم بھی نہ لیا تھا کہ اُسے پھر جوت دیا۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ مہینے بھر میں بیل بے چارے کا کچومر نکل گیا اور وہ مر گیا۔

(ح) الگو چودھری اور سمجھو سیٹھ نے کون سا تنازع پنچایت کے سامنے پیش کیا؟

جواب: الگو چودھری نے اپنا ایک بیل سمجھو سیٹھ کو ڈیڑھ سو روپے کے عوض فروخت کیا تھا۔ سمجھو سیٹھ نے بیل سے زیادہ مشقت لی جس کی وجہ سے بیل مر گیا جبکہ سمجھو سیٹھ نے ابھی تک بیل کی قیمت ادا نہ کی تھی جب بھی الگو چودھری مطالبہ کرتا تو سمجھو سیٹھ اور اُس کی بیوی لڑائی جھگڑا کرنا شروع کر دیتے۔ سمجھو سیٹھ اور الگو چودھری کا یہی تنازعہ پنچایت کے سامنے پیش ہوا۔

(ط) شیخ جمن نے فیصلہ سناتے ہوئے انصاف کے اصولوں کو کہاں تک پورا کیا؟

جواب: جب شیخ جمن کو سرپنچ مقرر کر دیا گیا تو اس نے فیصلہ سناتے ہوئے انصاف کے تمام تقاضوں کو پورا کیا۔ اُسے اپنی عظیم الشان ذمہ داری کا احساس ہوا۔ اس نے سوچا کہ میں اس وقت انصاف کی اونچی مسند پر بیٹھا ہوں۔ میری آواز اس وقت حکمِ خدا ہے اور اللہ تعالیٰ کے حکم میں میری نیت کو مطلق دخل نہیں ہونا چاہیے۔ انصاف کی مسند پر بیٹھ کر حق اور سچائی سے ذرہ برابر بھی پیچھے ہٹنا مجھے دین و دنیا میں سیاہ بنا دے گا۔ اسی سوچ کے ساتھ اس نے عینِ انصاف سے کام لیتے ہوئے فیصلہ سنایا۔

۲۔ سبق کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے خالی جگہ پُر کریں۔

(الف) جمن شیخ اور الگو چودھری میں بڑا.................تھا۔

For more study notes, past papers, guess papers & many more Visit Now WWW.SEDiNFO.NET

For more study notes, past papers, guess papers & many more Visit Now WWW.SEDiNFO.NET

(ب) جمن جب حج کرنے گئے تھے تو .... الگو کو سونپ گئے تھے۔

(ج) ان کے باپ .... کے آدمی تھے۔

(د) شیخ جمعراتی خود دعا اور فیض کے مقابلے میں .... کے زیادہ قائل تھے۔

(ر) جمن نے وعدے وعید کے .... دکھا کر خالہ اماں سے وہ ملکیت اپنے نام کرالی تھی۔

(ہ) خالہ جان اپنے .... کی بات نہیں سُن سکتی تھیں۔

(و) بوڑھی خالہ نے اپنے دانست میں تو .... کرنے میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھی۔

(ز) شیخ جمن کو بھی اپنی .... ذمے داری کا احساس ہوا۔

(ح) دوستی کا .... درخت پھر سے ہرا ہو گیا۔

جوابات: (الف) یارانہ (ب) اپنا گھر (ج) پرانی وضع (د) تازیانے (ر) سبز باغ (ہ) مرنے (و) گریہ وزاری (ز) عظیم الشان (ح) مرجھایا ہوا

۳۔ سبق کو مدِنظر رکھ کر، درست بیان کے آگے (✓) اور غلط بیان کے آگے (✗) کا نشان لگائیں۔

(الف) الگو جب کبھی باہر جاتے تو جمن پر اپنا گھر چھوڑ جاتے۔ ✓

(ب) الگو کے باپ نئے انداز کے آدمی تھے۔ ✗

(ج) الگو کی ایک بوڑھی، بیوہ خالہ تھیں۔ ✗

(د) کئی دن تک بوڑھی خالہ لکڑی لیے آس پاس کے گاؤں کے چکر لگاتی رہیں۔ ✓

(ہ) جمن نے بڑھیا کو پیار بھری نظروں سے دیکھا۔ ✗

(و) شیخ جمن اپنی خالہ کو ماں کے برابر سمجھتے تھے۔ ✗

(ز) الگو قانونی آدمی نہیں تھے۔ ✗

(ح) ایک ایک سوال جمن کے دل پر ہتھوڑے کی طرح لگتا تھا۔ ✓

(ط) پنچایت کے ایک ہفتے بعد ایک بیل مر گیا۔ ✗

(ی) سمجھو سیٹھ منڈی سے تیل نمک لاد کر لاتے اور گاؤں میں بیچتے تھے۔ ✓

(س) رام دھن نے پہلا نام جمن کا سنا تو کلیجہ دھک سے ہو گیا۔ ✗

(ص) شیخ جمن کو پنچ بن کر اپنی ذمے داری کا احساس نہ ہوا۔ ✗

۴۔ مندرجہ ذیل الفاظ کے معانی لکھیں۔

ساجھا، زانوئے ادب تہ کرنا، وضع، رفتہ رفتہ، صلح پسند، تاحینِ حیات، پنچ

جواب: دیکھیے الفاظ، معانی

۵۔ مندرجہ ذیل الفاظ کی مؤنث لکھیں۔ اُستاد، شیخ، چودھری، سیٹھ، بیل

جواب:

مذکر	مؤنث	مذکر	مؤنث	مذکر	مؤنث
اُستاد	اُستانی	چودھری	چودھرائن	بیل	گائے
شیخ	شیخانی	سیٹھ	سیٹھانی		

For more study notes, past papers, guess papers & many more Visit Now WWW.SEDiNFO.NET

For more study notes, past papers, guess papers & many more Visit Now WWW.SEDiNFO.NET

۶۔ اعراب کی مدد سے تلفظ واضح کریں۔ وضع، تحصیل علم، فروگزاشت، پرسش، تصفیہ، رسوخ، منطق، تحکمانہ، مباحثہ

جواب: وَضع ۔ تَحصِیلِ عِلم ۔ فَروگُزاشت ۔ پُرسِش ۔ تَصفِیَہ ۔ رُسُوخ ۔ مَنطِق ۔ تَحَکُّمانَہ ۔ مُباحَثَہ ۔

۷۔ اس سبق کا خلاصہ لکھیں۔

جواب: دیکھیے خلاصہ

۸۔ عبارت کی تشریح کریں۔ سبق کا عنوان اور مصنف کا نام بھی لکھیں۔

"بھیا! جب سے تم نے ......حق اور انصاف کی زمین پر کھڑا تھا۔"

جواب: بھیا! جب سے تم نے میری پنچایت کی ہے، میں دل سے تمہارا دشمن تھا مگر آج مجھے معلوم ہوا کہ پنچایت کی مسند پر بیٹھ کر نہ کوئی کسی کا دوست ہوتا ہے اور نہ دشمن۔ انصاف کے سوا اور اسے کچھ نہیں سوجھتا۔ الگو رونے لگے، دل صاف ہو گئے، دوستی کا مرجھایا ہوا درخت پھر سے ہرا ہو گیا۔ اب وہ چالوں کی زمین پر نہیں، حق اور انصاف کی زمین پر کھڑا تھا۔

حوالہ متن: (i) سبق کا عنوان .... پنچایت (ii) مصنف کا نام .... منشی پریم چند

مشکل الفاظ کے معانی:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
سوجھنا	سوچنا	مسند	تخت یہاں مراد ذمہ داری	دل صاف ہونا	دل میں کوئی میل نہ ہونا
حق	سچ	انصاف	عدل		

سیاق و سباق: زیر تشریح اقتباس سبق کا عین اختتامی حصہ ہے۔ اس اقتباس سے قبل اُس فیصلے کو تحریر کیا گیا ہے۔ جو شیخ جمن نے الگو چودھری کے لیے کیا۔ جمن نے حق و انصاف کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے سمجھو سیٹھ کے خلاف الگو چودھری کے حق میں فیصلہ دیا۔

اقتباس کی تشریح: اس پیراگراف میں جمن کے فیصلے کے بعد الگو اور جمن کے درمیان ہونے والی گفتگو اور حق و انصاف کی اہمیت کو انتہائی خوبصورت انداز سے بیان کیا گیا ہے۔ جس وقت جمن نے الگو چودھری کے حق میں فیصلہ سنایا تو پنچایت کے اس فیصلے کے ایک گھنٹے بعد جمن شیخ، الگو کے پاس آئے اور خوشی سے گلے لپٹ کر بولے بھیا! جب سے تم نے میری پنچایت کی ہے کیونکہ وہ فیصلہ میرے خلاف تھا اس لیے میں دل سے تمہارا دشمن ہو گیا تھا مگر مجھے آج معلوم ہوا ہے کہ پنچایت کی ذمہ داری دراصل حق و انصاف کی آواز پر مبنی ہوتی ہے اور حق و انصاف کی بات کرنے والا نہ کسی کا دوست ہوتا ہے اور نہ کسی کا دشمن۔ اُس کی نظر صرف اور صرف انصاف پر ہوتی ہے۔ انصاف کے سوا اُسے کچھ نظر نہیں آتا۔ انصاف کے تقاضوں کے سامنے دوستی اور دشمنی کی کوئی اہمیت نہیں ہوتی ہے۔ جمن کے یہ الفاظ سن کر الگو نے رونا شروع کر دیا۔ دونوں دوستوں کے دل ایک دوسرے کے لیے صاف ہو گئے، دوستی کا وہ پھول جو پنچایت کے پچھلے فیصلے کی بنا پر مرجھا گیا تھا پھر سے ہرا ہو گیا اور اب وہ درخت چالوں کی کھوکھلی زمین پر نہیں بلکہ حق و انصاف کی زرخیز زمین پر مزید پھلنے پھولنے کے لیے تیار تھا۔

۹۔ ذیل میں مختلف محاوروں کو دو دو جملوں میں استعمال کیا گیا ہے۔ درست استعمال کے آگے (✓) اور غلط بیان کے آگے (✗) کا نشان لگائیں:

(i) سبز باغ دکھانا: (الف) اکرم نے مجھے ملتان میں اپنے سبز باغ دکھائے۔ (✗)
(ب) سیاسی لوگ سبز باغ دکھا کر عوام کو لوٹتے ہیں۔ (✓)

(ii) زخم پر نمک چھڑکنا: (الف) سعد نے میرے بازو کے زخم پر نمک چھڑکا تو میری چیخیں نکل گئیں۔ (✗)
(ب) آپ میرے زخم پر نمک چھڑکنے کے بجائے میری مدد کریں۔ (✓)

For more study notes, past papers, guess papers & many more Visit Now WWW.SEDiNFO.NET

For more study notes, past papers, guess papers & many more Visit Now WWW.SEDiNFO.NET

(iii) بغلیں جھانکنا:

(الف) انسب میرے سوال پر بغلیں جھانکنے لگا۔ (✓)

(ب) کسی کی بغلیں جھانکنا بُری بات ہے۔ (✗)

افسانہ: ''پنچایت'' پریم چند کا افسانہ ہے۔ افسانہ ایسی کہانی کو کہتے ہیں، جس میں زندگی کے کسی ایک واقعے، پہلو یا کردار کو پیش کیا جاتا ہے۔ اس لیے اختصار، وحدتِ تاثر اور جامعیت اس کی بنیادی صفات ہیں۔

خط: ہم سب دوسروں سے بہت کچھ کہنا چاہتے ہیں۔ اپنے خیالات، اپنے حالات اور اپنے جذبات میں دوسروں کو شریک کرنے کے خواہش مند رہتے ہیں۔ اگر اس خواہش کی تکمیل لکھ کر کی جائے تو اسے خط نویسی کہا جائے گا۔

خط دو قسم کے ہوتے ہیں: رسمی اور غیر رسمی

رسمی خط: وہ خط ہوتے ہیں جو کسی صاحبِ اختیار کو بھیجے جاتے ہیں اور ان میں عام طور پر اپنے حالات و مسائل سے اسے آگاہ کیا جاتا ہے اور مسائل کے حل کے لیے ایک طرح سے درخواست کی جاتی ہے۔ اسی لیے رسمی خط اور درخواست میں کچھ زیادہ فرق نہیں ہوتا۔ اخبارات کے مدیروں کو لکھے گئے خطوط بھی رسمی خطوط کہلاتے ہیں۔

جب کہ غیر رسمی خطوط وہ ہیں جو اپنے دوستوں، عزیزوں، والدین اور بے تکلف جاننے والوں کو بھیجے جاتے ہیں۔ چونکہ ان خطوط میں اپنے جذبات اور خیالات کا بے ساختہ ذکر ہوتا ہے، اس لیے انھیں آدھی ملاقات بھی کہا گیا ہے۔

ایک اچھے خط کے لیے ضروری ہے کہ خط اس طرح لکھا جائے جیسے مکتوب الیہ آپ کے سامنے بیٹھا ہے اور آپ اس سے باتیں کر رہے ہیں۔ ایک اچھے خط میں بے تکلفی سے مگر مکتوب الیہ کے مرتبے اور اس سے اپنے رشتے کا لحاظ رکھ کر باتیں لکھی جاتی ہیں۔ تحریر کے حسن کا خیال رکھا جاتا ہے۔

خط کے حصے درج ذیل ہوتے ہیں:

۱۔ مقامِ روانگی اور تاریخ ۲۔ القاب و آداب ۳۔ خط کا مضمون

۴۔ اختتامِ مکتوب ۵۔ مکتوب نگار کا نام ۶۔ مکتوب الیہ کا پتا

مقامِ روانگی اور تاریخ کاغذ کی پیشانی پر انتہائی دائیں جانب درج ہوتے ہیں۔ القاب و آداب، مکتوب الیہ سے اپنے تعلق اور مکتوب الیہ کے مرتبے و منصب کی نسبت سے لکھے جاتے ہیں۔ اپنے والدین کے لیے احترام و عقیدت کے القاب اختیار کیے جاتے ہیں، جب کہ دوستوں سے بے تکلفی کا اظہار ہوتا ہے۔ اختتامِ مکتوب کسی دعا پہ کرنا چاہیے اور اپنا نام خط کے آخر میں بائیں جانب صفحے پر لکھنا چاہیے۔ صفحے کے آخر پر دائیں جانب خالی جگہ پر مکتوب الیہ کا پورا پتا درج ہونا چاہیے۔

سرگرمیاں

۱۔ دوست کے نام خط لکھ کر پریم چند کے افسانے پڑھنے کا مشورہ دیں اور افسانہ ''پنچایت'' کا تعارف کرائیں۔

جواب: دوست کے نام خط

کمرہ امتحان

یکم فروری 20ء

پیارے ابراہیم! السلام علیکم۔

کافی دن ہو گئے تمھارا کوئی خط نہیں آیا۔ خط سے آدھی ملاقات ہو جاتی ہے مگر معلوم نہیں تم اس سے پہلو تہی کیوں کرتے رہتے ہو۔

کل میں نے کافی دنوں کے بعد کتابوں والی الماری کھولی تو ایک گرد آلود کتاب پر نظر پڑی۔ اسے جھاڑا تو معلوم ہوا کہ یہ منشی پریم چند کے افسانوں کا مجموعہ ہے۔ اوراق کھولے تو افسانہ ''پنچایت'' پر نظر پڑی۔ میں قریب رکھی ایک کرسی پر بیٹھ گیا اور دلچسپی سے افسانہ پڑھنے لگا۔ اس میں دو دوستوں کی کہانی تھی۔ ان دوستوں کے کردار سے یہ پیغام دیا گیا تھا کہ انصاف کے معاملے میں یاری دوستی کوئی معنی نہیں رکھتی۔ دوستی ایک مقدس

For more study notes, past papers, guess papers & many more Visit Now WWW.SEDiNFO.NET

For more study notes, past papers, guess papers & many more Visit Now WWW.SEDiNFO.NET

رشتہ ہے مگر انصاف مقدم ترین ہے۔ یہی حال دشمنی کا ہے۔ دشمنی کے لیے بھی انصاف کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑنا چاہیے۔ مجھے اس افسانے نے بہت متاثر کیا ہے۔ میں جانتا ہوں کہ تم بھی ایسی کہانیوں کی تلاش میں رہتے ہو۔ بے اختیار دل چاہا کہ تم بھی اس افسانے کو پڑھو۔ میں یہ کتاب بھیج دوں گا۔ اس میں منشی پریم چند کے اور بھی بہت سے افسانے ہیں۔ وہ افسانے بھی پڑھو تا کہ معاشرتی زندگی کے نشیب و فراز درست طور پر سمجھ سکو۔

اپنے ابو جان اور امی جان کی خدمت میں میرا اسلام عرض کرنا۔

تمہارا مخلص دوست

محمد علی

۲۔ اپنے استاد سے پوچھ کر پریم چند کا کوئی اور افسانہ پڑھیں۔

جواب: عملی کام

اشارات تدریس

ا۔ طلبہ کو بتایا جائے کہ دینِ اسلام نے بھی عدل وانصاف کو بنیادی اہمیت دی ہے۔

جواب: اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں عدل وانصاف پر بہت زور دیا ہے اور اس کی خاص طور پر تاکید کی گئی ہے۔ قرآن مجید میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: ''اے لوگو! جو ایمان لائے ہو اللہ کی خاطر راستی پر قائم رہنے والے اور انصاف کی گواہی دینے والے بنو۔ کسی گروہ کی دشمنی تم کو اتنا مشتعل نہ کردے کہ انصاف سے پھر جاؤ۔ عدل کرو، یہ خدا ترسی سے زیادہ مناسبت رکھتا ہے۔'' (المائدہ 8)

ایک اور جگہ ارشاد ہے:

ترجمہ: ''بلاشبہ اللہ تعالیٰ انصاف اور احسان کرنے کا حکم دیتا ہے۔'' (سورۃ النحل 90)

سورۃ الحجرات میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: ''اور تم عدل کرو، بے شک اللہ عدل وانصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔''

رسول اللہ ﷺ کی سیرتِ طیبہ میں ہمیں عدل وانصاف کی بہترین مثالیں ملتی ہیں۔ جنگِ بدر میں جب حضرت محمد ﷺ مجاہدین کی صفوں کو درست فرما رہے تھے تو ایک شخص کے پیٹ پر اس تیر سے معمولی خراش آ گئی جس سے آپ ﷺ صفیں درست فرما رہے تھے۔ وہ صحابیؓ کہنے لگے کہ حضور ﷺ! میں اس کا بدلہ لوں گا۔ حضور ﷺ نے خوشی سے اپنے آپ کو بدلے کے لیے پیش فرما دیا۔ وہ صحابیؓ حضور ﷺ کے جسم مبارک سے لپٹ گئے اور اس کے بوسے لینے لگے اور عرض کیا: ''حضور ﷺ یہ تو محض ایک بہانہ تھا میرا اصل مقصد تو یہ تھا کہ میرا جسم آپ ﷺ کے جسمِ اطہر سے چھو جائے تا کہ اس پر دوزخ کی آگ حرام ہو جائے۔'' الغرض اسلام ایک ایسا دین ہے جس میں عدل وانصاف کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔

۲۔ طلبہ کو ''پنچایت'' کے نظام سے آگاہ کریں کہ یہ کس طرح معاملات کو انجام دیتا ہے۔

جواب: پنچایت اس بیٹھک کو کہتے ہیں جہاں کچھ لوگ کسی مسئلے کو حل کرنے کے لیے اکٹھے ہوتے ہیں۔ دونوں فریقین اپنے اپنے حامیوں کو لے کر مقررہ وقت اور مقررہ جگہ پر پہنچ جاتے ہیں۔ دونوں فریق باہمی رضامندی سے کسی ایک شخص کو سرپنچ یعنی منصف بنا لیتے ہیں۔ منصف کا فیصلہ حتمی ہوتا ہے۔ اسے چیلنج نہیں کیا جا سکتا۔ دونوں فریق اپنی اپنی بات سرپنچ کے سامنے دہراتے ہیں۔ بستی یا گاؤں کے دوسرے لوگ جو اس پنچایت میں شریک ہوتے ہیں وہ بغور اس جرح کو سنتے ہیں۔ دونوں فریقوں کے بیان سننے کے بعد سرپنچ ان کے درمیان حق اور انصاف کے مطابق فیصلہ کرتا ہے۔ سرپنچ کا فیصلہ ماننا فریقین کے لیے لازم ہوتا ہے۔

پنچایت سے ایک تو یہ کہ مسئلہ جلدی حل ہو جاتا ہے اور دوسرا اس پر کچھ خرچ نہیں آتا۔

۳۔ عدل وانصاف اور حق گوئی پر مبنی طلبہ کو کوئی اور کہانی یا واقعہ سنائیں۔

جواب: ایک دفعہ بنو مخزوم قبیلہ کی فاطمہ نامی ایک عورت نے چوری کی۔ آپ ﷺ نے اس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم فرما دیا۔ اس عورت کی سفارش حضرت اسامہؓ نے کی۔ حضرت محمد ﷺ نے جواب دیا کہ اگر اس عورت کی جگہ فاطمہؓ بنت محمد ﷺ بھی چوری کرتیں تو میں ان کا بھی ہاتھ کاٹنے

For more study notes, past papers, guess papers & many more Visit Now WWW.SEDiNFO.NET

For more study notes, past papers, guess papers & many more Visit Now WWW.SEDiNFO.NET

کا حکم دیتا لہٰذا اس عورت کا ہاتھ کاٹ دیا گیا۔

۴۔ یہ افسانہ پڑھانے سے پہلے افسانوی ادب خصوصاً پریم چند کے افسانوں کے بارے میں معلومات دی جائیں۔

جواب: افسانہ ایسی کہانی کو کہتے ہیں، جس میں زندگی کے کسی ایک واقعہ، پہلو یا کردار کو پیش کیا جاتا ہے۔ اس کے لیے اختصار، وحدت تاثر اور جامعیت کا ہونا ضروری ہے۔ پریم چند کا شمار اُردو کے اولین افسانہ نگاروں میں ہوتا ہے۔ اپنے افسانوں میں انہوں نے تقریباً ہر عمر اور ہر پیشے کے متعلق کردار پیش کیے۔ پریم چند نے اپنے افسانوں میں سماج کی بھر پور عکاسی کی ہے۔ انہوں نے اپنے اردگرد جس زندگی کو دیکھا اسے پورے خلوص، دردمندی اور دیانت داری کے ساتھ ہمارے سامنے پیش کر دیا۔ سماجی حقیقت نگاری کے ذریعے انہوں نے گوناگوں معاشرتی اور اقتصادی مسائل کو بیان کیا۔ پریم چند کے افسانے افسانہ نگاری کے لوازمات کو بہ احسن پورا کرتے دکھائی دیتے ہیں۔ اُن کے افسانوں کے مجموعوں میں سوزِ وطن، پریم پچیسی، پریم چالیسی، زادِ راہ اور واردات زیادہ اہم ہیں۔

معروضی سوالات

□ درست جواب کا انتخاب کریں۔

1- سبق پنچایت کے مصنف کا نام ہے۔
(A) منشی پریم چند (B) ڈپٹی نذیر احمد (C) میرزا ادیب (D) امتیاز علی تاج

2- منشی پریم چند کا سن ولادت ہے۔
(A) 1877ء (B) 1878ء (C) 1879ء (D) 1880ء

3- منشی پریم چند کا سن وفات ہے۔
(A) 1936ء (B) 1937ء (C) 1938ء (D) 1939ء

4- شیخ جمن اور الگو چودھری کا آپس میں رشتہ تھا۔
(A) باپ بیٹا (B) چچا بھتیجا (C) اُستاد شاگرد (D) گہرے دوست

5- شیخ جمن کے والد شیخ جمراتی کا پیشہ کیا تھا؟
(A) ڈاکٹر (B) وکیل (C) اُستاد (D) کاشتکار

6- فیصلہ سن کر جمن کو کیا ہوا؟
(A) خوش ہوا (B) ناراض ہوا (C) بھاگ گیا (D) سناٹے میں آ گیا

7- جمن شیخ اور الگو چودھری میں بڑا..............تھا؟
(A) فرزندانہ (B) برادرانہ (C) دوستانہ (D) یارانہ

8- "شیخ" کی مؤنث ہے۔
(A) شیوخ (B) شیخانی (C) شیخو (D) شیخنی

9- "حق" کی جمع ہے۔
(A) حقوق (B) حقانیت (C) محقق (D) تحقیق

10- "خواتین" کا واحد ہے۔
(A) عورتوں (B) عورت (C) خاتون (D) عورتیں

For more study notes, past papers, guess papers & many more Visit Now WWW.SEDiNFO.NET

For more study notes, past papers, guess papers & many more Visit Now WWW.SEDiNFO.NET

-11 "شیریں" کا متضاد ہے۔
(A) تلخ (B) شیرینی (C) تلخیاں (D) تلخیوں

-12 "دشمن" کا متضاد ہے۔
(A) دوست (B) دوستیاں (C) دشمنی (D) دشمنوں

-13 مترادف الفاظ کی فہرست ہے۔
(A) واسطہ، رابطہ (B) تاوان، جرمانہ (C) دانست، قدرت (D) فطرت، عقل

-14 "بھل منسی" کا مترادف ہے۔ (A) شرافت (B) شریف (C) شریف زادے (D) شریفوں

-15 اس فیصلے نے دوستی کی...... ہلا دیں۔ (A) بنیادیں (B) جڑیں (C) امیدیں (D) تمنائیں

-16 جمن جب حج کرنے گئے تھے تو الگو کو سونپ گئے تھے؟
(A) اپنا کاروبار (B) باغ (C) اپنا گھر (D) اپنا کھیت

-17 شیخ جمعراتی زیادہ قائل تھے۔ (A) دعا (B) فیض (C) محبتوں (D) تازیانے

-18 جمن کی بیوی کا نام تھا۔ (A) سیٹھانی (B) رشیدہ (C) فہمیدہ (D) فہیمن

جوابات: (1) منشی پریم چند (2) 1880ء (3) 1936ء (4) گہرے دوست (5) اُستاد
(6) سنانٹے میں آ گیا (7) یارانہ (8) شیٹھانی (9) حقوق (10) خاتون
(11) تلخ (12) دوست (13) تاوان، جرمانہ (14) شرافت (15) جڑیں
(16) اپنا گھر (17) تازیانے (18) فہیمن

□ مختصر جواب دیں۔

-1 جمن شیخ اور الگو چودھری میں کیسی دوستی تھی؟

جواب: جمن شیخ اور الگو چودھری میں بڑا یارانہ تھا۔ ساجھے میں کھیتی ہوتی، لین دین میں بھی سب کچھ ساجھا تھا۔ ایک دوسرے پر مکمل اعتماد کرتے تھے۔

-2 جمن کے باپ کا نام کیا تھا؟ وہ کس وضع کے آدمی تھے؟

جواب: جمن کے باپ کا نام شیخ جمعراتی تھا۔ وہ پرانی وضع کے آدمی تھے۔

-3 الگو چودھری اُستاد کے بارے میں کیا نظریہ رکھتے تھے؟

جواب: الگو چودھری تعلیم کے مقابلے میں اُستاد کی خدمت پر زیادہ بھروسا رکھتے تھے۔ وہ کہا کرتے تھے استاد کی دعا چاہیے، جو کچھ ہوتا ہے فیض سے ہوتا ہے۔

-4 جمن نے زمین کس سے حاصل کی؟

جواب: شیخ جمن کی ایک بوڑھی بیوہ خالہ تھیں۔ ان کے پاس کچھ تھوڑی سی ملکیت تھی مگر غریب کا وارث کوئی نہ تھا۔ جمن نے وعدے وعید کے سبز باغ دکھا کر زمین اپنے نام کرالی۔

-5 جمن اور اس کی بیوی نے زمین حاصل کرنے کے بعد خالہ کے ساتھ کیا سلوک کیا؟

جواب: جب تک ہبہ نامہ پر رجسٹری نہ ہوئی تھی، خالہ جان کی خوب خاطر داریاں ہوتی تھیں مگر کچڑی کی مہر ہوتے ہی اس کی خاطر داریوں پر بھی مہر ہوگئی۔ جمن کی اہلیہ بی فہمین نے رفتہ رفتہ سالن کی مقدار روٹیوں سے کم کر دی۔

For more study notes, past papers, guess papers & many more Visit Now WWW.SEDiNFO.NET

For more study notes, past papers, guess papers & many more Visit Now WWW.SEDiNFO.NET

-6 خالہ جان نے جمن سے کیا شکایت کی؟

جواب: خالہ جان نے جمن سے کہا کہ بیٹا! اب تمہارے ساتھ میرا نباہ نہ ہوگا، تم مجھے روپے دے دیا کرو، میں اپنا الگ پکا لوں گی۔

-7 خالہ جان کی شکایت پر جمن نے کیا ردِ عمل ظاہر کیا؟

جواب: خالہ جان کی شکایت پر جمن نے بے اعتنائی سے جواب دیا: ''روپیا کیا یہاں پھلتا ہے؟''

-8 جمن کو پنچایت کے فیصلے کی پروا کیوں نہ تھی؟

جواب: شیخ جمن کو اپنی طاقت، رسوخ اور منطق پر کامل اعتماد تھا۔ اُسے یقین تھا کہ قرب و جوار میں ایسا کون تھا جو اس کا شرمندۂ منت نہ ہو؟ کون تھا جو اس کی دشمنی کو حقیر سمجھتا؟ کس میں اتنی جرأت تھی کہ اس کے سامنے کھڑا ہوتا؟ اس وجہ سے شیخ جمن کو پنچایت کی دھمکی کی مطلق پروا نہ تھی۔

-9 خالہ کو پنچایت بلانے کے لیے کن مشکلات کا سامنا کرنا پڑا؟

جواب: بوڑھی خالہ نے اپنی دانست میں تو گریہ وزاری کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی، خوبی تقدیر سے کوئی اس طرف مائل نہ ہوا۔ کسی نے ہاں ہوں کر کے ٹال دیا، کسی نے زخم پر نمک چھڑک دیا۔

-10 خالہ جان کی پنچایت کہاں بیٹھی؟

جواب: شام کو ایک پیڑ کے نیچے پنچایت بیٹھی۔ ٹاٹ بچھا ہوا تھا۔ حقہ پانی کا بھی انتظام تھا۔

-11 بوڑھی خالہ نے پنچایت میں کس طرح اپنا مقدمہ پیش کیا؟

جواب: جب پوری پنچایت بیٹھ گئی تو بوڑھی بی نے حاضرین کو مخاطب کر کے کہا: ''پنچو! آج تین سال ہوئے، میں نے اپنی سب جائیداد اپنے بھانجے جمن کے نام لکھ دی تھی۔ جمن نے مجھے تاحینِ حیات روٹی کپڑا دینے کا وعدہ کیا تھا۔ سال چھے مہینے تو میں نے ان کے ساتھ کسی طرح رو دھو کر کاٹے مگر اب مجھ سے رات دن کا رونا نہیں سہا جاتا۔ مجھے پیٹ کی روٹیاں تک نہیں ملتیں۔ بے کس بیوہ ہوں۔ تھانہ کچہری نہیں کر سکتی۔ تم لوگ جو راہ نکال کر دو گے اس راہ پر چلوں گی۔ اگر میری برائی دیکھو، میرے منھ پر تھپڑ مارو، جمن کی برائی دیکھو، تو اُسے سمجھاؤ۔ کیوں ایک بے کس کی آہ لیتا ہے؟''

-12 پنچ کے فرائض خالہ جان نے کس طرح بیان کیے؟

جواب: خالہ جان نے کہا کہ پنچ کا حکم اللہ کا حکم ہے۔ پنچ کے منھ سے جو بات نکلتی ہے وہ اللہ کی طرف سے نکلتی ہے۔ اس سے مراد ہے کہ پنچ کا فیصلہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق ہونا چاہیے۔

-13 الگو چودھری کے فیصلے سے دوستی پر کیا اثر پڑا؟

جواب: الگو چودھری کے فیصلے نے الگو اور جمن کی دوستی کی جڑیں ہلا دیں۔ تناور درخت حق کا ایک جھونکا بھی نہ سہہ سکا۔ وہ اب ملتے تو تیر و سپر کی طرح۔ جمن کے دل سے دوست کی غداری کا خیال دور نہ ہوتا تھا اور انتقام کی خواہش چین نہ لینے دیتی تھی۔

-14 سمجھو سیٹھ نے بیل کے ساتھ کیا سلوک کیا؟

جواب: سمجھو نے نیا بیل پایا تو پاؤں پھیلا دیے۔ دن میں تین تین چار چار کھیوے کرتے۔ نہ چارے کی فکر تھی، نہ پانی کی، بس کھیووں سے کام تھا۔ کھانے پینے کی پروا نہ تھی۔ منڈی لے گئے تو وہاں کچھ سوکھا بھس ڈال دیا۔ غریب جانور نے ابھی دم بھی نہ لیا تو پھر جوت دیا۔

-15 بیل کی قیمت مانگنے پر سیٹھ جی الگو کے ساتھ کیا سلوک کرتے؟

جواب: الگو جب اپنے بیل کی قیمت مانگتے، تو سیٹھ اور سیٹھانی دونوں جھلائے ہوئے کتوں کی طرح چڑھ بیٹھتے۔

-16 سبق ''پنچایت'' کے مصنف کا نام کیا ہے؟

جواب: سبق ''پنچایت'' کے مصنف کا نام منشی پریم چند ہے۔

For more study notes, past papers, guess papers & many more Visit Now WWW.SEDiNFO.NET